منارۂ نور

[نبی کریم ﷺ کے منفی ارشادات پر مشتمل منتخب احادیث]

محمد عبداللہ جاوید

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی ۲۵

ترتیب

دیباچہ ۵
پیش لفظ ۷
ایمانیات ۱۱
- تعلق باللہ میں حائل رکاوٹیں ۱۱
- نمازوں سے متعلق احتیاط ۱۴
- عیدین، روزہ اور صدقات کے لیے ہدایتیں ۲۰
- قرآن کریم سے تعلق کے رہنما اصول ۲۲
- شرک، بدعت اور خرافات سے سخت پرہیز کیجیے ۲۵
- رسول اکرم ﷺ منع فرماتے ہیں ۲۸
- ہمارا مشکل میں پڑنا نبی رحمت ﷺ پر بڑا گراں گزرتا ہے ۳۵

اخلاقیات ۴۱
- علم اور عمل میں تضاد نہ ہو ۴۱
- زبان پر قابو رکھیے ۴۲
- نظروں پر قابو رکھیے ۴۶
- باوقار شخصیت کے لیے ضروری پابندیاں ۴۸
- احتیاط کیجیے ۵۳
- حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے ۵۷
- باہمی محبت کے لیے احتیاطی تدابیر ۵۸
- سراپا رحمت بن جائیے ۶۳
- میت، جنازہ اور قبرستان سے متعلق پابندیاں ۶۶

منکرات	**۶۹**
● ناپسندیدہ اعمال	۶۹
● ظلم کا ساتھ مت دیجیے	۷۱
● برائیوں سے دور رہیے	۷۲
● رک جائیے	۷۵
● من کی مرضی نہیں چلے گی	۸۲
● بدترین لوگ	۸۴
● جنت میں داخل نہیں ہوں گے	۸۵
سماجیات	**۸۹**
● معاشرہ کی بہتری کے لیے احتیاطی تدابیر	۸۹
● رہن سہن میں احتیاط	۹۳
● کھانے پینے کی پابندیاں	۹۷
● مجلس کے آداب	۱۰۰
● مثالی زوجین کے لیے ضروری ہدایات	۱۰۱
● عورتوں سے متعلق ہدایات	۱۰۳
● گھر، والدین اور بچوں سے متعلق رہنما اصول	۱۰۷
معاملات	**۱۱۰**
● مرض اور علاج سے متعلق محتاط رویہ	۱۱۰
● دنیا آپ کے لیے ...لیکن آپ دنیا کے لیے نہیں	۱۱۱
● ماحولیات کے بہتر معیار کے لیے ضروری پابندیاں	۱۱۴
● تجارت کے اصول و آداب	۱۱۵
● ضروریات سے فراغت کی لازمی شرطیں	۱۲۳
● اختتامیہ	۱۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قرآن مجید کے بعد دین میں سب سے زیادہ اہمیت احادیث رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے۔ دین کیا ہے؟ اس کی اصل غرض وغایت اور مقاصد کیا ہیں؟ دین کی اصل روح اور اس کی اسپرٹ کیا ہے؟ یہ معلوم کرنے کا کامل اور مستند ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ قرآن کے بعد اس سلسلے میں صحیح رہنمائی اگر حاصل کی جاسکتی ہے تو وہ نبی ﷺ کے ارشادات ہیں۔

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ دین صرف کچھ نظریات اور انسانی زندگی سے متعلق کچھ احکام کا نام نہیں ہے۔ دین انسان کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب لانا چاہتا ہے جس کا تعلق انسان کے فکر وعمل سے بھی ہے، اس کے جذبات واحساسات اور اس کی قلبی کیفیات سے بھی ہے۔ دین میں مطلوب یہ ہے کہ ہم ہر لحاظ سے مومن اور مسلم ہوں۔ ہمارا ذہن بھی مسلم ہو اور ہم اپنے جذبات اور قلبی کیفیات کے لحاظ سے بھی مومن اور مسلم ثابت ہوں۔

دین کو اس کے صحیح مزاج کے ساتھ جاننے کے لیے قرآن اور احادیث کا مطالعہ ضروری ہے۔ مومن شخص کبھی بھی اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ علماء نے امت کی اسی ضرورت کے پیش نظر منتخب احادیث کے مختلف مجموعے مرتب کیے ہیں، جن سے لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں امام نوویؒ کی تالیف ''ریاض الصالحین'' کو عام مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ امام نوویؒ نے چہل حدیث کی بھی دو کتابیں مرتب کی ہیں، جن میں جامع اور زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ان میں ایک مجموعہ صرف احادیث قدسیہ پر مشتمل ہے۔ مولانا سید عبد القادر ٹونکیؒ نے ''احادیث لیس منا'' کے نام سے منتخب احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا، جس میں موصوف نے ان حدیثوں کو جمع کرنے کا التزام کیا تھا جو یہ بتاتی ہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں جن سے حضور ﷺ نے اپنی بیزاری و بے تعلقی کا اظہار فرمایا ہے۔

اس سلسلے میں احادیث کا ایک نیا مجموعہ برادر محترم محمد عبد اللہ جاوید صاحب نے مرتب

کیا ہے۔ اس مجموعہ کو ''منارۂ نور'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ احادیث کے اس مجموعہ میں ان حدیثوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں آپ ﷺ نے برے اور ناپسندیدہ کاموں سے لوگوں کو منع فرمایا ہے۔ اس میں کبائر اور صغائر ہر طرح کے گناہ اور نازیبا حرکتیں آجاتی ہیں۔

گناہوں اور خدا کی ناراضی سے بچنے کی کوشش بعض پہلو سے نیک کام کرنے سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد) ایک اور حدیث میں بغض اور حسد کی بیماری کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ''یہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتی ہے۔'' یعنی اس سے آدمی کا دین وایمان تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔

مولف نے احادیث کو ایمانیات، اخلاقیات، سماجیات اور معاملات کے عنوانات کے تحت مختلف ابواب میں مرتب کیا ہے۔ احادیث کے ترجمے کے ساتھ اصل عربی متن کو بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ احادیث کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ درج کیا ہے اور رواۃ صحابہؓ کے اسماء بھی دے دیے ہیں اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی قرآن کی آیات بھی نقل فرمائی ہیں اور احادیث کی وضاحت بھی کی ہے۔ اس سے احادیث کے اس مجموعہ کی قدر و قیمت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

مولف نے ترجمے اور تشریحات کی زبان سلیس اور عام فہم رکھی ہے، تاکہ اس سے عام قارئین بھی استفادہ کر سکیں۔ ہماری دعا ہے کہ مولف موصوف کی اس قابل قدر کوشش کو شرف قبولیت حاصل ہو اور اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کر سکیں۔ امت کی فکری اور عملی اصلاح کی جو کوششیں ہو رہی ہیں یہ کتاب بھی ان شاء اللہ ان میں معاون ثابت ہوگی۔

خاکسار
محمد فاروق خاں

۱۲ رمئی ۲۰۱۱
چتلی قبر، دہلی

پیش لفظ

رسول اللہ ﷺ سارے جہاں والوں کے لیے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپؐ کی آمد سے انسانی زندگی میں بہار آئی۔ انسان نے اپنے حقیقی خالق کو پہچانا، اسی کی بندگی کو اپنی زندگی کا مقصد مانا، انسان کی عظمت کو جانا اور اس سے محبت و خیر خواہی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا سمجھا۔ رسول اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد انسانی زندگی میں ایسے ہی حیرت انگیز انقلاب کے لیے ہوا۔ آپ نے انسانوں کو شرک و جہالت کے اندھیروں سے نکال کر حق وصداقت کی روشنی میں پہنچایا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد مبارک کو سچ کر دکھایا:

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ (ابراہیم:۱)

''اے محمد ﷺ، یہ کتاب ہے جس کو ہم نے تمھاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''

انسانی تاریخ کا یہ عظیم اور صالح انقلاب بے مثل ہے، جو سوچنے سمجھنے والوں کو دعوت فکر و عمل دیتا ہے۔ یہ عظیم انقلاب انسانوں میں صالح اقدار کی نشو و نما اور ان کی مکمل ذہنی اور قلبی آمادگی سے عبارت رہا۔ تزکیۂ نفس، کتاب و حکمت کی تعلیم، مکارم اخلاق کی تکمیل جیسے امور رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب کا حصہ رہے۔ آپ نے ایسے احکام صادر فرمائے، جن پر عمل آوری فرد اور معاشرہ کے لیے باعث رحمت بنی۔ آپؐ کی امتیازی شان تو یہ رہی کہ جن امور

سے آپ نے اجتناب کا حکم دیا وہ نہ صرف کسی گناہ سے رکے رہنے کا محرک بنے بلکہ ان امور نے مضبوطیِ فکر اور وسعتِ عمل کے بے انتہا امکانات روشن کر دیے۔ دینا اور روکنا گویا آپ ﷺ کا مشن اسٹیٹ مینٹ رہا:

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر:۷)

''جو کچھ رسول ﷺ تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

رسول اکرم ﷺ نے جن امور سے اجتناب کی تلقین فرمائی وہ اپنے اندر حیرت انگیز وسعت لیے ہوئے ہیں۔ ان احکام سے لوگوں کو نہ صرف کسی کام سے روکنا پیش نظر رہا، بلکہ ایسے کئی امور بھی واضح کرنے تھے جن کی بنا پر وہ اپنی اور اپنے ماحول کی بہتر طور پر اصلاح کر سکیں۔

آپؐ کے بلیغ اور جامع کلام مبارک میں پائی جانے والی حکمت کی باتیں انسانوں کو نقصان دہ چیزوں سے روکتے ہوئے خسارے سے محفوظ رکھتی ہیں۔ کسی کو نقصان سے بچانا اور اس کے تزکیۂ نفس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا اور بھلائی کی خاطر مسلسل جدوجہد کے لیے رہنما اصولوں کا تعین کرنا، بلاشبہ خیر خواہی کی معراج ہے۔ اگر کسی شخص کو معمولی خطرے سے بھی آگاہ کر دیا جائے تو وہ بڑا احسان مانتا ہے۔ یہ خطرات جن سے رسول اکرم ﷺ نے آگاہ فرمایا ہے ان سے تو دنیا اور آخرت کی کامیابی جڑی ہے۔ رحمت للعالمین ﷺ کے اس احسان عظیم سے دل مان جاتا ہے کہ آپ کی ذات اقدس انسانوں کی حقیقی خیر خواہ ہے۔ اور آپ پر سچے دل سے ایمان لانے اور اطاعت کرنے ہی سے نجات ممکن ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے جن امور سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا ہے، ان کی وسعت انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ ان امور کی وسعت، دین اسلام کی وسعتوں کا عکس ہے، ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام میں برائیوں سے متعلق واضح تصور ہے۔ یہ دین نہ صرف حقیقی مسائل کی نشان دہی کرتا ہے، بلکہ ان تمام مسائل کا واحد حل بھی ہے۔ اس دین کے نزدیک انسان اور انسانی معاشرہ کی بھلائی ہے۔ اور اس دین کا اصل مدعا انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور نعمتوں بھری جنت کا حق دار بنانا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا پرتو رہا۔ آپ کا منع کرنا سارے انسانوں کے لیے ہے اور ان کی حقیقی کامیابی ان امور سے بچنے ہی سے ممکن ہے۔ اس سلسلے میں ملت اسلامیہ کی پوزیشن بڑی نازک اور اہم ہے۔ نہ صرف ملت کے ہر فرد کو ان امور سے بچنے کی ہر دم فکر کرنی چاہیے اور عملاً بچتے بھی رہنا چاہیے بلکہ فکر و عمل کے اعتبار سے معاشرہ میں اسے اپنی ایک الگ پہچان بھی بنانی ہے۔ افراد ملت کے شب و روز کے تمام معاملات کو، رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کا عملی نمونہ بننا چاہیے۔ یہی حقیقت ملت اسلامیہ کے مقصد حیات سے جڑی ہے۔ اس کے صحیح فہم و شعور ہی سے ممکن ہے کہ ہر مسلمان اپنی منصبی ذمے داری کو بحسن و خوبی ادا کر سکے، نیکیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں سے دور رہنے میں اعتدال کی روش پر قائم رہ سکے، جس قدر نیکیوں کو پھیلانے (امر بالمعروف) کی فکر و تڑپ ہوتی ہے اسی قدر برائیوں کو دور کرنے (نہی عن المنکر) کی بھی کوشش کرے۔ ایسی ہی بامقصد جدوجہد سے ممکن ہے کہ ملت میں باہمی محبت کی فضا پروان چڑھے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو جلا ملے اور ہر سطح کی کوششوں کو جدت وندرت میسر آئے۔ جب برائیوں سے کنارہ کش ہوتے ہوئے سارے انسانوں کو ان سے بچانے کی فکر کی جائے تو یقیناً نیکیوں کے فروغ کے بے انتہا امکانات پیدا ہوتے چلے جائیں گے، پھر فرد کی فکر و عمل میں تبدیلی اور معاشرہ میں صالح انقلاب یقینی ہوتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے توسط سے اس کے حبیب پاک ﷺ کے جو ارشادات پیش کیے جا رہے ہیں وہ ہمارے تزکیۂ نفس کا ذریعہ بنیں اور انسانوں کی رہنمائی اور رہبری کا محرک بھی۔ آمین یارب العالمین۔

۱۴ر ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ/ ۲۰ر مارچ ۲۰۱۱ء
بنگلور

محمد عبداللہ جاوید

مَآ اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو

وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر: ۷)

اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ

ایمانیات

تعلق باللہ میں حائل رکاوٹیں

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَّا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ۔ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بڑا کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے نہ ہو، وہ سراسر ادھورا اور ناقص ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بے شمار ہیں اور احسانات بے پایاں، ہر حال میں اسی کی تعریف ہونی چاہیے۔جس دل نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح طور پر احساس کیا، اس کی صدا سوائے اس کی حمد وثنا کے کچھ اور نہیں ہوسکتی:

اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهٗ۔

(عبداللہ بن عمرؓ۔بیہقی)

''شکر کا اعلیٰ طریقہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہے، کسی بندے نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اگر اس نے اس کی تعریف نہ کی۔''

اگر کسی کام کی انجام دہی میں اللہ تعالیٰ ہی کو بھلا دیا جائے تو پھر اس کام میں، کام کے نفاذ میں، کام انجام دینے والوں کی کوششوں میں کیوں کر برکت ہوسکتی ہے؟ وہ تو ہر اعتبار سے ناقص ہی ہوگا۔اس کائنات میں ہر طرف امن وسکون کا پایا جانا، دن اور رات کا باری باری آنا، سورج اور چاند کا حیرت انگیز طور پر اوقات کی پابندی کرنا۔پھر یہ زمین، اس کی گردش، اس پر یہ سمندروں،

پہاڑوں اور جنگلوں کا وجود اس لیے ممکن ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر شئ رب ذوالجلال والاکرام کی تعریف کے گن گا رہی ہے:

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (الجمعہ:۱)

''اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرماں بردار ہونے کا تقاضا ہے کہ ہر کام کے شروع اور آخر میں اسی کی حمد وثنا کی جائے۔ اور زندگی کے ہر موڑ پر اسی کی تعریف کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔** (حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُم اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْأَلَۃَ فَاِنَّہٗ لَا مُکْرَ لَہٗ۔** (حضرت ابوہریرہؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسے دعا نہ کرے، یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے اور اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے اس لیے کہ اس پر کسی کا دباؤ نہیں ہوتا۔''

دعا کو اللہ تعالیٰ بڑا پسند کرتا ہے۔ اس کی نگاہ میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قابل اکرام نہیں۔ وہ خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرماتا ہے۔ سب سے بڑھ کر عزت وشرف کی بات ہم عاجز بندوں کے لیے یہ ہے کہ دعا قبول کرنے والا خود کہہ رہا ہے:

قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (المومن:۶۰)

''تمھارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔''

بس ہر وقت اسی کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے خوب دعائیں کرنی چاہیے۔ دعا کی توفیق ملنا، اس کے قبول ہونے کے امکانات کو روشن کرتا ہے۔ دعا کے لیے گہرا یقین ضروری ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے حسن ظن، چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ نیک

تمنائیں اور آرزوئیں ہونی چاہئیں:

لَیَنْظُرَنَّ اَحَدُکُمْ مَّا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّهٗ لاَ یَدْرِیْ مَا یُکْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِیَّتِهٖ۔ (حضرت ابوسلمہؓ-ترمذی)

''تم میں سے ہر شخص دیکھے کہ وہ کیا آرزو کر رہا ہے، وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے کیا لکھا جاتا ہے۔''

نیک تمناؤں اور پختہ یقین کے ساتھ جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں مانگی جائیں تو بلاشبہ ان کا نتیجہ بھی انھیں کے شایانِ شان ہوگا۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔ وَ مَنْ رَّایَا رَایَا اللّٰهُ بِهٖ۔

(حضرت عبداللہ بن عباسؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے عذاب کی کیفیت لوگوں کو سنوائے گا۔ اور جو شخص دکھاوے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلائے گا لیکن کچھ ملے گا نہیں۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اکْتَوٰی اَوِ اسْتَرْقٰی فَهُوَ بَرِیٌٔ مِّنَ التَّوَکُّلِ۔

(حضرت المغیرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے داغ ڈلوایا اور جھاڑ پھونک کا سہارا لیا وہ توکل کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں کو طرح طرح سے آزماتا ہے:

نَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ط (الانبیاء:۳۵)

''ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں۔''

تاکہ ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو۔ کسی شخص کے ایمان کی حقیقت کا پتا اسی وقت چلتا ہے جب وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ اگر جان لیوا بیماریوں اور کمر توڑ مصیبتوں کے باوجود کوئی شخص

غلط طریقے اختیار نہ کرے، اللہ ہی پر بھروسہ رکھے تو ظاہر بات ہے اس پر رب کریم کی عنایات بے حد وحساب ہوں گی۔ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث ہے جس میں حضور اکرم ﷺ سے ان لوگوں کے سلسلے میں دریافت کیا گیا جو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، براشگون نہیں لیتے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

نمازوں سے متعلق احتیاط

۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَشْرِقَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔ (بخاری)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اوراسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے اوقات میں تم اپنی نمازیں مت پڑھا کرو۔''

۞ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْئَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَ تَعَدّٰی وَ ظَلَمَ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ- نسائی)

''ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو سے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے تین تین بار وضو کر کے بتلایا اور پھر فرمایا کہ وضو اسی طرح کرنا چاہیے اب جو کوئی اس سے زیادہ کرے اس نے بہت برا کیا، حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا۔''

وضو میں سر کے مسح کے علاوہ دیگر اعضا کو تین بار دھونا سنت ہے۔ اس سے زیادہ خلاف سنت ہے اور مکروہ بھی۔ جس سے پانی کا بے جا استعمال اور وقت کا زیاں ہوتا ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَ هُوَ فِيْ صَلاَ تِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ۔ (حضرت ابوذرؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ بندے کے چہرے کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھے اور جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی۔''

❁ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَ اَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور چہرہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ۔ (حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔''

اگر کپڑا اس قدر چھوٹا ہو کہ کاندھوں کو چھپانے کے بعد ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں نماز درست نہیں۔ ہاں اگر کپڑا کشادہ ہو تو ستر پوشی کے بعد کاندھوں کو کھلا رکھتے ہوئے نماز پڑھ لینا بالاتفاق جائز ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ (حضرت ابومسعود الانصاریؓ-ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ- بخاری ومسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ (حضرت انسؓ- بخاری)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک طرح سے سجدہ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

(حضرت ابوالملیحؓ-نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کے سارے اعمال ضائع ہوگئے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ۔ (حضرت ابوالملیحؓ عن ابیہ-نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور ایسا صدقہ بھی جو چوری کے مال میں سے کیا گیا ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ۔

''دو پودوں (پیاز اور لہسن) سے منع فرمایا ہے۔''

وَ قَالَ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

''اور آپؐ نے فرمایا: کوئی ان کو کھا کر ہماری مسجد میں نہ آئے۔''

وَ قَالَ ﷺ اِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔

(حضرت معاویہ بن قرۃؓ عن ابیہ-ابوداؤد)

''اور پھر آپؐ نے فرمایا: تمھیں انھیں کھانا ہی ہے تو اچھی طرح پکا کر ان کی بدبو ختم کر دو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلاَ تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَآ اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(حضرت ابوہریرہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جتنی نماز ملے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ وَ اِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

(حضرت انسؓ-بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جب تک دلچسپی اور توجہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو اور جب سستی طاری ہو تو رک جاؤ۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَآءَ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اس کو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ البتہ جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ نمازیں (نفل) اپنے گھروں میں ادا کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔''

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال زندہ شخص کی سی ہے اور یاد نہ کرنے والے کی مردہ جیسی۔ اس حدیث کی روشنی میں اگر گھروں میں سنت ونوافل کا اہتمام نہ ہوتو گھر، گھر نہیں گویا قبرستان ہوا کہ جہاں نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے۔ جس گھر میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہو وہ آباد ورنہ برباد۔ ایک اور حدیث میں اس گھر کو مقبرے سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کی جاتی:۔ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ ''اپنے گھر کو مقبرہ مت بناؤ۔''

رسول اکرم ﷺ نے گھروں میں نماز پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ یہ عمل ہر لحاظ سے خیر کا باعث ہوتا ہے۔ دوسروں کو نماز پڑھنے کی ترغیب ملتی ہے، نماز پڑھنے والا گھر میں غیر اخلاقی کام کرنے سے بچا رہتا ہے، دیگر افراد بھی اپنے رویے میں محتاط رہتے ہیں، گھریلو مسائل زیادہ الجھتے نہیں، سیکھنے سمجھنے کا ماحول بنا رہتا ہے اور بڑوں چھوٹوں کے درمیان محبت واحترام کا تعلق قائم رہتا ہے۔ گھر میں نفل نمازوں کی ادائیگی سارے ماحول کو خیر اور بھلائی سے روشن کر دیتی ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِہٖ فَنُوْرٌ فَنَوِّرُوْا بُیُوْتَکُمْ۔

(عاصم بن عمرؓ–ابن ماجہ)

''بلاشبہ ایک شخص کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا نور کا باعث ہے، پس اپنے گھروں کو اس نور سے روشن کرو۔''

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ الَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ الَّیْلِ۔ (بخاری ومسلم)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے عبداللہ! تم اس شخص کی طرح نہ ہوجانا جو رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کو قیام کرنا چھوڑ دیا۔''

راتوں میں قیام اور تہجد کا اہتمام، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔ جب کسی پر اللہ تعالیٰ کرم فرماتے ہوئے یہ توفیق بخشے، اسے چاہیے کہ استقلال کے ساتھ راتوں میں قیام کا اہتمام کرے۔ اس کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ جو نیک لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے، قرآن کریم میں ان کی یہ خوبیاں بیان کی گئیں ہیں:

كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ○ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ○

(الذاریات: ۱۷، ۱۸)

''وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔ پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَ لٰكِنْ يَّقُوْلُ افْسَحُوْا۔ (حضرت جابرؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے وقت اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے، اگر بیٹھنے کی گنجائش نکالنی ہو تو بس اتنا کہے کہ جگہ دو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَلاَ تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَاءِ كُمْ۔ (حضرت انسؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے قبل اگر کھانا پیش کیا جائے تو نماز سے پہلے کھانا کھالو اور اسے چھوڑ کر نماز کے لیے جلدی مت کرو۔''

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّصَلّٰى فِىْ سَبْعِ مَوَاطِنَ۔

رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے:

فِى الْمَزْبَلَةِ	ایسا مقام جہاں کچرا ڈالا جاتا ہے
وَالْمَجْزَرَةِ	کمیلے (جانوروں کو ذبح کرنے کی جگہ) میں
وَالْمَقْبَرَةِ	مقبرہ میں (جہاں قبر ہو)
وَ قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ	عام راستے پر

وَالْحَمَّامِ — حمام (غسل خانے) میں
وَ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ — اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ (اصطبل)
وَ فَوْقَ الْكَعْبَةِ — اور کعبہ کی چھت کے اوپر

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابن ماجہ)

عیدین، روزہ اور صدقات کے لیے ہدایتیں

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الاضحیٰ اور دوسرا عید الفطر۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد، ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے نہ رکھو۔''

تاکہ تازہ دم ہو کر رمضان المبارک کے روزوں کا اہتمام کیا جاسکے۔ بعض احادیث میں ایسے لوگوں کے لیے اجازت دی گئی ہے جو ہر ماہ پابندی سے روزہ رکھتے ہوں تاہم شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنے سے سخت منع کیا گیا ہے۔

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ۔ (مسلم)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وصال سے منع فرمایا ہے۔''

وصال-وصل سے ہے جس کے معنی جوڑنے یا ملانے کے ہیں۔ وصال سے مراد ایک روزہ کو دوسرے سے ملانا یعنی لگاتار روزے رکھنا، اس طرح سے کہ درمیان میں نہ کچھ کھایا جائے اور نہ ہی پیا جائے، ایسے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ حضرت عمرانؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں شخص کبھی دن کو افطار نہیں کرتا (مسلسل

روزے سے رہتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاَ صَامَ وَلاَ اَفْطَرَ۔ (نسائی) ''نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔''

نفل روزوں کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے متعلق حضرت عثمان بن ابی العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے:

صِیَامٌ حَسَنٌ ثَلاَ ثَۃُ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّھْرِ۔

''اچھے روزے ہر مہینے میں تین روزے ہیں۔''

حضرت ھُنَیْدَۃَ خُزاعِی سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا وہ فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے۔ ایک پہلے پیر کو دوسرے جمعرات کو پھر ایک اور دوسری جمعرات کو۔ (نسائی)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الَّذِیْ لاَ یُؤَدِّیْ زَکَاۃَ مَالِہٖ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ قَالَ فَیَلْتَزِمُہٗ اَوْ یُطَوِّقُہٗ قَالَ یَقُوْلُ اَنَا کَنْزُکَ اَنَا کَنْزُکَ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں ظاہر ہوگا، جس کی آنکھوں میں دو سیاہ نقطے ہوں گے، پھر وہ اس کو لپیٹ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا مال ہوں۔''

اللہ کے دیے ہوئے مال کو اس کی راہ میں خرچ نہ کرنا انتہائی بدبختانہ رویہ ہے۔ مال کو سینت سینت کر رکھنے والوں کے لیے سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ قرآن کریم کے اس انداز بیان کو ملاحظہ کیجیے:

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلاَ یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍO یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَ جُنُوْبُھُمْ وَ ظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَO (التوبہ: ۳۴،۳۵)

''دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لاَ يَقْبَلُ صَلاَةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلاَ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ۔ (حضرت ابوالملیحؒ عن ابیہ-نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور ایسا صدقہ بھی جو چوری کے مال میں سے کیا گیا ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَيْتُمْ هِلاَلَ ذِى الْحِجَّةِ وَ اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّىَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَ اَظْفَارِهٖ۔ (حضرت ام سلمہؓ-مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا بھی ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔

(حضرت جری بن کلیبؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے، جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں اور کان کٹے ہوئے ہوں۔''

قرآن کریم سے تعلق کے رہنما اصول

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی،ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کو تین دن سے کم میں مکمل کر لیا وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں سمجھا۔''

قرآن کریم کا حق ہے کہ بڑی ہی دلچسپی اور دلی آمادگی کے ساتھ اس کی تلاوت کی جائے۔ چنانچہ اسے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی تاکید کی گئی: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً (المزمل: ۴)
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں کتنا قرآن پڑھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک مرتبہ ختم کرو۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا پندرہ دنوں میں۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دس دنوں میں۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانچ دنوں میں۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جو تین دنوں سے کم میں قرآن پڑھے وہ اس کو نہیں سمجھتا۔ (مسند احمد)

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ سُوْرَةً كَيْتَ وَكَيْتَ اَوْ نَسِيْتُ اٰيَةً كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔** (حضرت شقیق بن سلمہؓ۔ مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں سورت یا فلاں فلاں آیت بھول گیا انتہائی نامناسب ہے بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ میں بھلا دیا گیا۔“

خود نبی کریم ﷺ کا ایسا ہی معاملہ رہا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں بیٹھے ایک شخص کا قرآن پڑھنا سنا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا۔ (مسلم)

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے کہ اس نے ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔“

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ۔** (حضرت سعد بن عبادہؓ۔ ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ہاتھ خالی ہوں گے۔“

جَذَمَ کے معنی کاٹ دینے یا نکال دینے کے ہیں۔ جو شخص قرآن کریم کو پڑھے اور بھول جائے وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے ہاتھ نہیں ہوں گے۔ یعنی قرآن کریم پڑھنے کا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

قرآن کریم کو پڑھ کر بھول جانے کے معنی ہیں اس پر عمل سے غفلت، جو کسی بھی حال میں گوارہ نہیں۔ اس لیے قرآن کریم کی آیات کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں رسول اکرم ﷺ نے خصوصی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی حفاظت کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینہ سے نکل جانے میں اتنا ہی تیز ہے جتنا ایک اونٹ رسی سے اپنی گردن چھڑانے میں۔ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ہے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی سی ہے جس نے اس کو رسی سے باندھ رکھا ہے۔ اگر وہ اس کی دیکھ بھال کرتا رہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اس سے غفلت برتے تو وہ چلا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

❁ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ (نسائی)

''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں تلاوت قرآن فرمایا کرتے سوائے حالت جنابت کے۔''

حضرت عبداللہ بن سلمہؓ سے ایک اور روایت ہے جس میں کہا: لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةِ۔ ''کوئی چیز آپ ﷺ کو نہیں روکتی تھی قرآن کریم کی تلاوت سے سوائے جنابت کے۔'' آپ ﷺ کا طریقہ رہا کہ جب تک غسل نہ کر لیتے قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتے۔

عورت سے صحبت کرنے کی بعد کی حالت کو جنابت (Astate of ritual impurity) کہتے ہیں۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ۔ (حضرت علیؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ۔ (بخاری)

’’حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

شرک، بدعت اور خرافات سے سخت پرہیز کیجیے

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔

(حضرت نواس بن سمعانؓ-شرح السنہ)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت قطعی جائز نہیں۔‘‘

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَکَ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔‘‘

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ عَدْوٰی وَلاَ طِیَرَةَ وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ۔

(حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا اور ماہ صفر کو بے برکت خیال کرنا سب بے کار باتیں ہیں۔‘‘

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُکِّلَ اِلَیْهِ۔ (حضرت عبداللہ بن حکیمؓ-ترمذی)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گلے میں کوئی چیز ڈال لی تو وہ اسی کو سونپ دیا جاتا ہے۔‘‘

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن حکیمؓ کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ ان کا جسم بخار کی وجہ سے تپ رہا ہے تو انھوں نے کہا کہ تم اپنے گلے میں کوئی تعویذ وغیرہ کیوں نہیں ڈال لیتے؟ جواب میں حضرت عبداللہ بن حکیمؓ نے کہا کہ موت تو اس سے بھی زیادہ قریب ہے پھر اس حدیث کا ذکر کیا۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔
(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالے جو اس میں نہ ہو وہ رد ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ (حضرت ابراھیم بن میسرہؒ۔بیہقی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دین میں نئی بات اختیار کرنے والے بدعتی کی عزت کی بے شک اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ یُّرٰی اَنَّهٗ کَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ۔ (حضرت سمرہ بن جندبؓ۔مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے میری طرف سے کوئی حدیث پیش کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو جس نے پیش کیا وہ جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ کُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔نسائی، ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو، اگر کوئی سانپوں کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

ایک اور حدیث میں یہی بات اس طرح بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَرَکَ الْحَیَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (ابوداؤد)

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو محض سانپوں کو اس ڈر سے چھوڑتا ہے کہ کہیں وہ انتقام نہ لیں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلاَثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ (حضرت ابو ہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔''

اللہ سے قریب تر ہونے کی نیت سے سامان سفر تیار کرنا اور زیارت کے لیے گھر سے نکلنا صرف انھی تین مقامات کے لیے مخصوص ہے۔ بزرگوں کے مزارات پر اس نیت سے جانا کہ وہ خوش ہوکر ہماری منتیں اور مرادیں پوری کریں گے یا اس کا وسیلہ بنیں گے، اس حدیث کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔

❁ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَۃٌ مَعَھَا رَانَّۃٌ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔''

جب کسی کا انتقال ہوجائے تو صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے، جذبات پر قابو پانا پسندیدہ عمل ہے۔ اس موقع پر چیخنے چلانے کو سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں رسول اکرم ﷺ خصوصی نصیحت فرماتے ہیں کہ شدت غم سے بے قابو ہوکر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِالنِّیَاحَۃِ عَلَیْہِ۔ (نسائی)

''جب لوگ نوحہ کرتے ہیں تو مردہ کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔''

حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: لاَ تَنُوْحُوْا عَلَیَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یُنَحْ عَلَیْہِ مُخْتَصَرٌ (نسائی) ''مجھ پر نوحہ مت کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر تھوڑا بھی نوحہ نہیں ہوا۔''

نوحہ-ناح سے ہے جس کے معنی ماتم منانے (to mourn) کے ہیں۔ اسی سے نَوح ہے، جس کے معنیٰ بلند آواز سے رونے (Loud weeping) کے ہیں۔

❁ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ (ترمذی)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔''

❁ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْھَا وَ اَنْ تُوْطَاَ۔ (حضرت جابرؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، اس کے اوپر لکھنے، اس کے اوپر تعمیر کرنے اور اس کے اوپر چلنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْآ اِلَیْھَا۔

(حضرت ابومرثد الغنویؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھو۔''

❁ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔ (حضرت جابرؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَی الْقَبْرِ شَیْءٌ۔ (حضرت جابرؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر کچھ لکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

رسول اکرم ﷺ منع فرماتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

(حضرت علی بن ابی طالبؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت اختیار کرو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ۔ (حضرت عیاض بن حمارؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع و انکساری اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی ایک دوسرے پر فخر جتائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ... مِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَ مِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ۔ (حضرت سعدؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کی طلب نہ کرنا ابن آدم کی شقاوت کا سبب ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی نہ رہنا یہ بھی ابن آدم کی شقاوت ہے۔''

شقاوت، شقی سے ہے جس کے معنی ناراضگی اور عدم اطمینان (Distressed) کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بھلائی نہ چاہنا اور اس کے فیصلے پر راضی نہ رہنا، دراصل یہ قلب کی سختی کی وجہ سے ہے۔ جب قلب ہی بیمار ہو تو آدمی کی سوچ کیسے صحت مند ہو سکتی ہے، وہ تو یہی سمجھے گا کہ کسی چیز سے اس کی محرومی اس کی آزمائش نہیں بلکہ کچھ اور ہے:

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰہُ فَقَدَرَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ ۵ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَھَانَنِ ۝

(الفجر:۱۶)

''اور جب اس کا رب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔''

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی مرضی پر مطمئن رہنا ایک مومنانہ وصف ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے سعادت سے تعبیر فرمایا۔ اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ ہیں: مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ۔ ''یہ ابن آدم کی سعادت ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اس کی تقدیر میں لکھ دے اس پر راضی رہے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لاَ يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَآءِ مَالاَ يُطِيْقُ۔ (حضرت حذیفہؓ۔ترمذی)

''رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔لوگوں نے پوچھا اپنے آپ کو ذلیل کوئی کیسے کرسکتا ہے؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: خود کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ کوئی اپنے آپ کو کسی ایسے کام میں لگادے جو سخت محنت و مشقت چاہتا ہو اور جس کو کرنے کی طاقت اس میں نہ ہو۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰی۔

(حضرت عقبہ بن عامرؓ۔مسلم)

''رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جس نے نشانہ بازی سیکھی اور پھر اسے ترک کردیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے نافرمانی کی۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلاَ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ۔مسلم)

''رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ اور جو اس کے ساتھ ساتھ چلے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ نہ رکھا جائے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: تم بخیلی اور تنگ دلی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخیلی کی وجہ سے ہلاک ہوئے، حرص نے ان کو تباہ کردیا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلى الله عليه وسلم نے خطبہ میں یہ نصیحت فرمائی۔ پہلے کے لوگوں کی بری خصلتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ وہ حرص ولالچ کی وجہ سے بخل پر نہ صرف آمادہ تھے بلکہ بخل کا حکم بھی دیتے، تعلقات کو توڑ ڈالتے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے۔ لہٰذا ان بری خصلتوں سے شخصیت پاک رہنی چاہیے۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ صُمَاتَ یَوْمٍ اِلَی الَّیْلِ۔ (حضرت علی بن ابی طالبؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن بھر کی خاموشی جائز نہیں۔''

اس سے مراد بناوٹی خاموشی یا کسی سے بات نہ کرنے کے لیے اختیار کیا جانے والا طرزِ عمل ہے۔ ویسے فضول کاموں میں لگے رہنے اور بے فائدہ گفتگو کرنے کی بہ نسبت تفکر و تدبر کے لیے اختیار کی جانے والی خاموشی کو باعث خیر کہا گیا ہے۔ یہ خاموشی، اللہ تعالیٰ کے کلام پر غور و فکر اور حالات کو سمجھنے کے لیے ہونی چاہیے۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَسْئَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وُّکِّلْتَ فِیْھَآ اِلٰی نَفْسِکَ وَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا۔

(حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذمہ دارانہ منصب مت مانگو، اگر مانگنے سے ذمہ داری مل جائے تو تمھیں نفس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر نہ مانگنے پر ملے تو مدد کی جائے گی۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا عَآئِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

(ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسندیدہ ہے وہ شخص جو لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے اور ان میں فساد ڈالتا ہے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ (حضرت سعید بن زیدؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زیادتیوں سے بڑھ کر زیادتی یہ ہے کہ کسی مسلمان کی ناحق عزت نکالی جائے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ وَ یَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا... (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)